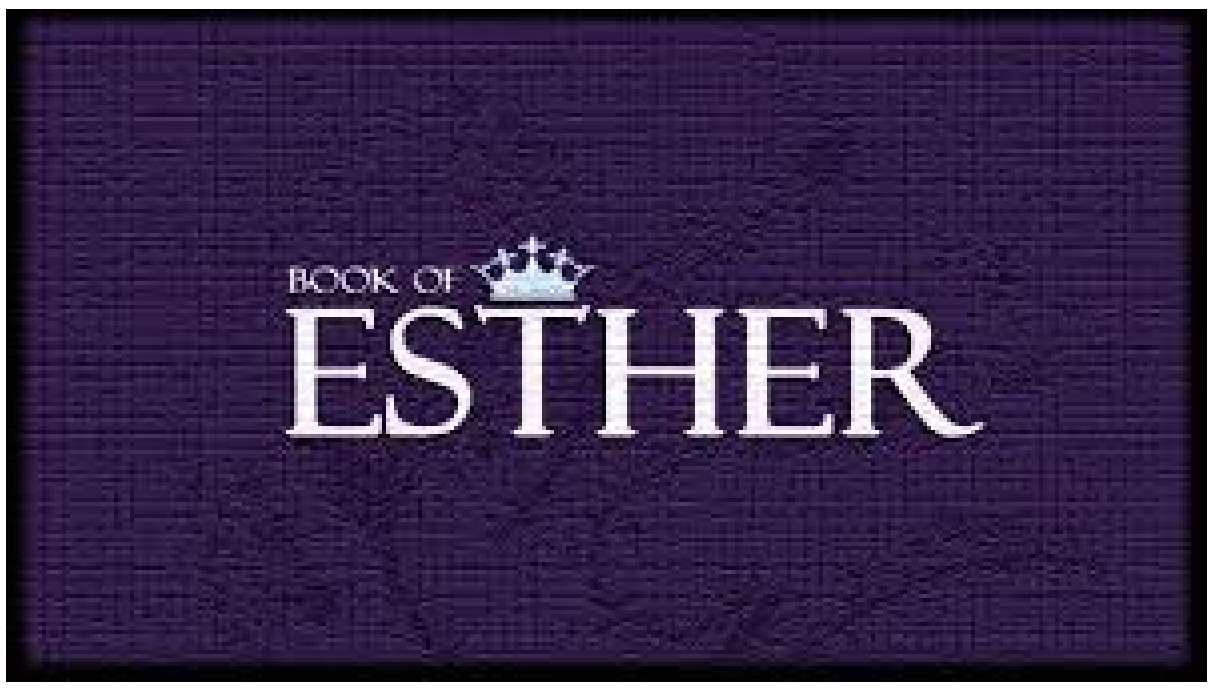

The Teaching Ministry of Jay Mack Where life and the Bible meet
ایک مسیحی کے نقطہ نظر سے آستر کی کتاب | Ac – 1

–Save This Page as a PDF–

آستر کی کتاب

ایک مسیحی کے نقطہ نظر سے

میری بیٹی سارہ کے لیے جو بلا دعوت بادشاہ کے سامنے ضرور جائے گی اور اپنے خاندان کی حفاظت کے لیے اپنی جان خطرے میں ڈالے گی۔ اس کے پاس ملکہ کا دل ،ہمت اور حکمت ہے۔

سب کو اچھی کہانی پسند ہے۔ اگر یہ کسی اپنے نصب کے بارے میں بتاتا ہے ، انہیں اچھی روشنی میں دکھاتا ہے۔ ان کے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لیے ان کی زندگی میں **خدا** کے کام کرنے کا ثبوت دیتا ہے تو اتنا ہی بہتر۔ یہ سب **آستر کی کتاب** میں سچ ہے اگرچہ **خداوند** کی پرووائڈنس کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ لیکن یہ واضح ہے کہ **وہ** پردے کے پیچھے ہر چیز کو ترتیب دے رہا ہے۔ ایک خوفناک قسمت کے ڈرامائی الٹ پلٹ نے جو پوری یہودی کو ختم کرنے کے لیے تیار لگ رہا تھا، انسانی مصنف کو اس قدر متاثر کیا کہ اس نے صدیوں کے لیے کہانی لکھی۔ یہ یہودی خاندانوں میں پہلے نمبر پر پسندیدہ ہے اور ایک روایتی رواج کے طور پر ہر سال **پوریم** میں پڑھا جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ بہت سے سوالات اٹھاجات۔ کیا **خدا** اب بھی قابو میں ہے ؟ کیا **وہ** اب بھی اپنے لوگوں کی زندگیوں میں سرگرم ہے اور اپنے منصوبہ پر عمل پیرا ہے یا **اس** نے **اسرائیل** کو چھوڑ دیا ہے۔ اس مہا کاوی کہانی کو راوی اپنی نسل کے لیے ان سوالات کا جواب دیتا ہے ۔

تاریخی ترتیب

یہ کتاب فارسی دور(539 -331 قبل از مسیح)میں واقعہ ہے۔ جب بہت سے اسرائیلی بابل کی جلاوطنی سے فلسطین کی سرزمین پر ہیکل کی کی تعمیر نو اور قربانی کے نظام کو قائم کرنے کے لیے واپس آئے تھے۔ تاہم، زیادہ تر اسرائیلی قیدیوں نے اپنے وطن واپس نہ جانے کا فیصلہ کیا۔ انہیں واپس آنا چاہیے تھا کیونکہ یہ **یسعیاہ اور یرمیاہ** دونوں نے جلاوطنی سے پہلے کی قوم کو بابل چھوڑنے کی تاکید کی تھی(**یسعیاہ 20:48 ؛یرمیاہ 8:50اور6:51**)ستر سال بعد (**یرمیاہ10:29**)تاکہ خداوند

اُن کو پرکت دے سکے**(استثنا28)** ۔ **آستر اور مرد کی** ملک واپس نہ آئے تھے اور انہیں ایسا کرنے میں کوئی دلچسپی نظر نہیں آئی تھی ۔ زیر کسس نام یونانی زبان میں فارسی خشیارشن سے ماخوذ ہے، لیکن یہودی اسے **اخسویرس** کہتے تھے وہ 486 قبل مسیح میں اپنے والد دارا اول کے بعد تخت نشین ہوا اور ایک مضبوط اور موثر رہنما تھا آستر میں واقعات **عزرا6 اور 7** کے درمیان واقع ہوتے ہیں اور کم سے کم 10 سال کی مدت میں توسیع کرتے ہیں 483 قبل از مسیح سے **اخسویرس** کا تیسرا سال**(آستر1:3)**اس کے بارویں سال کے اختتام تک**(آستر3:7)**اس وقت جب **اخسویرس** تخت نشین ہوا فارس یونانیوں کے ساتھ ان کی مغربی سرحد پر تنازعے میں تھا بادشاہ کے والد دارا اوّل کو ایتھنز پر قبضہ کرنے کی کوشش میں شکست ہوئی تھی فارس کی سلطنت یونانیوں کے خلاف اپنی اگلی مہم کی تیاری میں مصروف تھی

بادشاہ اخسویرس

یونانی مورخ ہیرو ڈوٹس جو اس وقت پیدا ہوا تھا جب **اخسویرس** تخت نشین ہوا تھا، اُس نے یونان اور فارس کے درمیان جنگوں کی تاریخ لکھی اس کی کتاب کا تقریبا انتہائی حصہ **اخسویرس** کے دور حکومت سے متعلق ہے ہیرو ڈوٹس نے سے ہر طرح سے جرات مندانہ مہتواکانکشی خوبصورت ،باوقار اور خود غرض قرار دیا ایک موقع پر وہ اپنے بھائی ماسٹس کی بیوی کی طرف راغب ہوا جب اس نے اسے انکار کیا تو **اخسویرس** نے اپنی بیٹی آرتائنٹے کی شادی اپنے بیٹے دارا دوم سے کر دی اور پھر خود آرتائنٹے کو بلکایا، **بادشاہ ن**ے اپنی بیوی کو آرتائنٹے کی ماں سے بدلے لینے کی اجازت دی ،اور جب ماسسٹس نے مقابلہ کیا تو **اخسویرس** نے اپنے بھائی اور بھتیجوں کو ان کی فوج کے ساتھ قتل کر دیا

یہ وہی **بادشاہ** تھا جس نے ہیلسپونٹ پر پل بنانے کا حکم دیا تھا لیکن یہ جان کر کہ یہ پل اس کی تکمیل کے فورا بعد سمندری طوفان سے تباہ ہو گیا تھا وہ اتنا اندھا غصہ میں تھا کہ سمندر پر لعنت کے 300 جھٹکے مارنے کا حکم دیا ،اور ہیلسپونٹ اس میں ایک جوڑی زنجیروں کو پھینکنے کا حکم دیا پھر پل کے بدقسمت ماروں کا سر قلم کر دیا ۔

وہ یا تو آپ کا سب سے اچھا دوست تھا یا آپ کا بدترین دشمن لیڈ یا کہ پائیتھیوس کی طرف سے ایک ایک فوجی مہم کے اخراجات کے لیے دسیوں ملین ڈالر کے برابر سونے کی کہ پائوتھوس کی طرف سے ایک ایک فوجی مہم کے اخراجات کے لیے دیسوں ملین ڈالرکی کے برابر سونے کی پیشکش کیے جانے کے بعد **بادشاہ** اتنا خوش ہوا کہ اس نے ایک فراخدلی تحفے کے ساتھ سونا واپس کر دیا لیکن کچھ ہی دیر بعد، جب اسی پائیتھیوس نے **اخسویرس** سے درخواست کی کہ وہ اپنے بڑے بیٹے کو جو اس کے بڑھاپے میں اس کا واحد سہارا تھا پھانسی سے بچائے، تو **بادشاہ** نے غصے سے بیٹے کو آدھے حصے میں کاٹنے اور فوج کو آدھے حصوں کے درمیان مارچ کرنے کا حکم دیا مختصرا ہیرودوتس کی **اخسویرس** کی تصویر کشی بالکل وہی ہے جو ہمیں آسترکی کتاب میں ملتی ہے جتنا اس کےاعمال ہمیں ناقابل یقین لگ سکتے ہیں

منفرد خصوصیات

جس طرح **آستر** کی یہودیت کو زیادے تر کتاب کے لیے چھاپا گیا تھا، اسی طرح **خدا** کا نام بھی چھپا ہوا

ہے گویا خاص طور پڑی یہودیوں كے لیے بنائے گئے كورڈمیں لكھا گیا ہے، **خداوند** كا نام عمرانی متن میں ان لوگوں كے لیے چار باڑ چھپا ہوا ہےجو اسے تلاش كرنے كے كا خیال ركھیں گے جیسے تفسیر میں مزید وضاحت كی جائے گی كے **خداوند20:1،4:5،13:5 اور7:7** میں پوشیدہ ہے دیگر منفرد خصوصیت اس حقیقت میں نظر آتی ہے كے تجدید شدہ عہد نامے میں **آستر كی كتاب** كا حوالہ نہیں دیا گیا اور نہ ہی اس كی كاپیاں بحیرہ مردار كے طومار میں پائی گئی ہیں۔ كتاب میں تو رایت یا اس كی قربانیوں كا بھی ذكر نہیں كیا گیا ہے كتاب میں ایک چھوٹے سے معجزے كا بھی ذكر نہیں ہے عبادت كا بھی ذكر نہیں كیا جاتا حالانكہ روزے ركھا جاتا ہے جالاوطنی كے بعد دوسری كتابوں میں عبادت كا مركزی كردارہےت اہم ہے (**عزرا اورنحمیا**ے **اچھی مثالیں** ہیں)ے لیكن **آستر**میں اس كے بارے میں كچھ نہیں كہا گیا ہےے میرے خیال میں یہ كہنا مناسب ہے كے ایسا لگتا ہے كے **آستر اور مرد كی** دونوں میں روحانی شعور كی كمی تھی سوا ئے اس یقین كے **خداوند** اپنے لوگوں كی **حفاظت** كرے گا۔

مطلوبہ سامعین

آستر كے اصل وصول كنندگان كو جاننے سے ہمیں كتاب كی تشریح كرنے میں مدد ملتی ہے **آستر** میں كئی تاریخیں شامل ہے، جو اس بیان كو سلطنت فارس كے ایک مخصوص وقت سے جوڑتی ہے لیكن اس كے مطلوبہ سامعین كے بارے میں كوئی واضح ثبوت نہیں ہے كچھ لوگوں كا خیال ہے كے یہ كتاب فارس میں لكھی گئی تھی اور اسے واپس فلسطین لے جایا گیا، جہاں اسے بائبل كی كتابوں كے مجموعے میں شامل كیا گیا۔ تاہم ،زیادہ امكان ہیں كے مصنف فلسطین میں رہتا تھا اور اس نے ان واقعات كو كے بارے میں اپنا بیان لكھا جو اس نے فارس كی سلطنت میں یہودیوں كے فائدے كے لیے دیكھے تھے جو ملک كے اندر اور باہر دونوں جگہ رہتے تھے تحریر كے وقت فلسطین میں یہودی اپنی قوم كی تعمیر نو اور ہیكل كی عبادت كو دوبارہ قائم كرنے كی جدوجہد میں مشكل وقت گزار رہے تھےے لوگ اچھی روحانی حالت میں نہیں تھے یقینا **عزرے اور نحمیا**ے دونوں نے اپنی قوم كی نچلی حالت كی وجہ دریافت كی لوگ خدا كے كلام كی پیروی نہیں كر رہے تھے اور اس وجہ سے **خداكی بركت** كے وعدے كی بجائے **اُس كی** لعنت كے تحت تھے**(استثنا28-30)ت**ب آستر كی كتاب ان جدوجہد كرنے والے یہودیوں كے لیے لیے ایک بری حوصلہ افزائی ثابت ہو **ئی**ے اس سے انہیں یہ سمجھنے میں مدد ملتی كے اس پاس كے دشمن جواتنے زبردست لگتے تھے وہ انھیں كبھی فتح نہیں كر سكتے تھے ۔

مُصنف اور تاریخ

آستر كا مصنف نامعلوم ہے، لیكن وہ تقریبا یقینی طور پر فارسی سلطنت میں رہنے والا ایک یہودی تھا۔ شاید سوسا بھی كیونكہ اسے فارسی رسول و رواج كا اتنا ہی درست علم تھا جتنا كے جدید اثارقدیمے كے ماہرین كاہے تلمود كا كہنا ہے كے عظیم عبادت خانے كے لوگ اس كے مصنف تھے جبكہ موجودہ یہودی خیال یہ ہے كے **آستر** نے خود اسے لكھا تھا اسی وجہ سے اسے **آستر** كا طومار كہا جاتا ہے لیكن امكان سے زیادہ مصنف ایک واحد شخص تھا ، ضروری نہیں كے وہ اس وقت مشہور ہومصنف سوسا كے قلعے كے بارے میں اس كی تفصیل بہت درست تھی اس بیان میں ایک ایسے شخص كی تمام خصوصیات ہیں جو اصل میں وہاں موجود تھا كیونكہ اس نے واقعات كو ایک عینی شاہد كے طور پر بیان كیا تھا ایک طرف اس نے شاید 465 قبل از مسیح میں **اخسویر س** كی موت

كے بعد لكھا تھا ۔كیونكے جب بادشاہ كی اس طرح كی بے تكلف وضاحت سے خود **مرد كی یا آستر** كو خطرے نہیں ہوتا۔ دوسری طرف اس نے تقریبا یقینی طور پر 331 قبل از مسیح میں سكندر اعظم كے فارسی سلطنت كو فتح كرنے سے پہلے لكھا تھا۔ كیونكے اس نے فارسی الفاظ اكثر استعمال كیے تھےمگریونانی الفاظ كبھی نہیں ۔

كتاب كا مقصد

آستر كو واپس انے والے یہودی جلا وطنوں كی حوصلے افزائی كے لیے لكھا گیا تھا۔ تاكے انہیں **خداوند** كی كی وفاداری كی یاد دلائی جا سكے جو قوم سے كیے گئے اپنے وعدوں كو پورا كرے گا ۔مصنف **خدا** كی طرف سے اپنے لوگوں یہاں تك كے **آستر اور مرد كی** جیسے نافرمان لوگوں كے تحفظ كو بیان كر رہا تھا۔ جو سرزمین فلسطین واپس نہیں آئے تھے۔ انسانی مصنف نے یہ بھی بتایا كے **پوریم** كی دعوت كیسے شروع ہوئی۔ ہر بار **آستر** كی كتاب پڑھی جاتی ،تو اس سے ملك میں تاریكین وطن میں یہودیوں كی حوصلے افزائی ہوتی۔

آستر كی كتاب آج بھی یہودیوں كے لیے قیمتی ہے اور پوریم كی عبادت خانوں میں ہر سال پڑھی جاتی ہے۔ كیونكے انہیں اس میں یہ یقین ملتا ہے كے وہ ان طاقتوں كے خلاف ایک قوم كو كے طور پر زندہ رہیں گے جو انہیں تباہ كرنا چاہتی یہودی عوام كے لیے اس كی عصری اہمیت رابرٹ گورڈس كے الفاظ میں واضح ہے

یہود مخالفین نے ہمیشہ اس كتاب سے نفرت كی ہے ،اور نازیوں نے شمشان گاہوں اور راستی كیمپوں میں اسے پڑھنے سے منع كیا ہے۔ ان كی موت سے پہلے كی تاریك دونوں میں آشوٹز، ڈچاؤ، بیرجن بیلسن یہودی قیدیوں نے **آستر كی كتاب** یاد سے لكھی اور اسے **پریم** پر خفیے طور پر پڑھا ہوے اور ان كے سفاک دشمن دونوں اس كے پیغام كو سمجھتے تھے یہ ناقابل فراموش كتاب یہودی مزاحمت اور تباہی كی تعلیم دیتی ہے، پھر اب كی طرح خدا كی خدمت اور اس كے مقصد كے لیے عقیدت كی نمائندگی كرتی ہے ۔ ہر دور میں شہداء اور ہیروز كے ساتھ ساتھ اپ گردوں اور عورتوں میں اس میں نے صرف ماضی كی نجات كا ریكارڈ دیكھا ہے بلكے مستقبل كی نجات كی پیشن گو **ئی بھی دیكھی** ہے۔